ترانۂ وحدت

خلاصہ:

یہ نظم تلوک چند محرومؔ نے لکھی ہے۔اس نظم میں شاعر فرماتے ہیں کہ ایک چھوٹے سے ذرّے سے لے کر پوری زمین و آسمان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر کسی شے میں اسی کا نُور ظاہر ہوتا ہے۔ ہر طرف خدا کا ہی چرچا ہے۔ پیڑ، پودے، پرندے سب اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ دُنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں خُدا کا جلوہ دکھائی نہ دے۔شاعر فرماتے ہیں کہ تاروں میں جو چمک دمک ہے اور بجلی کی جو کڑک ہے وہ سب تیری ہے۔ ہر کلی اور پھول میں صرف تیری مہک ہے۔غرض دُنیا کی ہر ایک چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

(الف)　　سوالات کے جوابات لکھیے:۔

سوال(۱):　　نظم میں ''ترا'' اور ''تری'' کس کے لئے استعمال ہوا ہے؟

جواب(۱):　　نظم میں ''ترا'' اور ''تری'' اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

سوال(۲):　　شجر، شرر اور غنچے کے علاوہ شاعر نظم میں اور کن کن چیزوں میں خدا کے جلوے دیکھتا ہے؟

جواب(۲):　　شجر، شرر اور غنچے کے علاوہ شاعر نظم میں ذرے، برق، تارے، رعد، گل اور کلی میں خُدا کے جلوے دیکھتا ہے۔

سوال(۳):　　نظم میں آسمان اور چمن سے متعلق کن کن چیزوں کا ذکر ہوا ہے؟

جواب(۳):　　نظم میں آسمان سے متعلق تاروں، رعد، پرندوں اور کڑک کا ذکر ہوا ہے۔چمن سے

متعلق جن چیزوں کا ذکر ہوا ہے وہ ہیں پھول، غنچے، مہک اور کلی۔

سوال (۴): حمد کسے کہتے ہیں؟

جواب (۴)؛ جو نظم خدا کی تعریف میں لکھی جائے اُسے حمد کہتے ہیں۔

سوال (۵): نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب (۵): جس نظم میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف کی گئی ہو وہ نعت کہلاتی ہے۔

سوال (۶): شاعری میں ایک سی آواز پر ختم ہونے والے الفاظ کو کیا کہتے ہیں؟

جواب (۶): شاعری میں ایک سی آواز پر ختم ہونے والے الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ مثلاً: چٹک، کڑک وغیرہ۔

(ب) خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

(۱) ہے برق و شرر میں نور تیرا۔

(۲) دم بھرتے ہیں سب طیور تیرا۔

(۳) جو رعد میں ہے کڑک تری ہے۔

(۴) ہر گُل میں بھری مہک تری ہے۔

ماحولیاتی توازن: کیوں اور کیسے؟

خلاصہ:

ہمارے ارد گرد جو ہوا، پانی، پیڑ پودے اور سینکڑوں قسم کے جاندار ہیں، یہی ہمارا ماحول کہلاتے ہیں۔ ان سب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر ان میں سے کسی بھی ایک عُنصر میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، تو سارا ماحول بگڑ جاتا ہے اور اس کا ہم سب پر براہِ راست اثر پڑتا ہے۔ قدرت نے ماحول کے مختلف عناصر مثلاً ہوا، پانی، جنگلات اور جانداروں میں ایک خاص طرح کا جو توازن قائم کیا تھا، وہ انسان کی بڑھتی ہوئی آبادی اور مشینی دور کی آمد سے بگڑ کے رہ گیا۔ ہوا اور پانی کی کثافت کو قابو میں رکھنے کے لئے قدرت نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا تھا۔ ترقی میں تعمیر اور تخریب کے دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ ترقی کے لئے ایسے طریقے بروئے کار لانے چاہئے، جن سے تخریب کا پہلو بڑی حد تک کم ہو جائے۔ چنانچہ آج کل ہمارے سائنسدان ایسی تکنالوجی کی تلاش کر رہے ہیں جس سے ماحول پر کسی طرح کا برا اثر نہ پڑے اور جو تکنالوجی ہمارے ماحول سے ہم آہنگ ہو۔ اس کے علاوہ اس بات کی بھی برابر کوشش کی جارہی ہے کہ ماحول پر جو مُضر اثرات پہلے ہی پڑ چکے ہیں۔ انہیں کسی طرح سے زائل کیا جا سکے۔ اس معاملے میں عوام کو بھی چوکنّا رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ صرف حکومت کی عائد کی ہوئی پابندیوں ہی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو پائے گا۔ اگر ہمیں ان باتوں کا احساس ہو جائے تو ہم اس معاملے میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ہم ذرا سی کوشش سے ماحول کی آلودگی کو بہت حد تک قابو میں لا سکتے ہیں اور یوں بہت سی

بیماریوں کا تدارک کر سکتے ہیں اور ہماری آنے والی نسلیں زیادہ بہتر فضا میں سانس لے سکتی ہیں۔

سوال (۱): ماحول کیسے بگڑتا ہے؟

جواب (۱): ماحول کے کسی بھی ایک عنصر مثلاً: ہوا، پانی، جنگلات وغیرہ میں اگر خرابی پیدا ہو جائے تو سارا ماحول بگڑتا ہے۔ جنگلات کو بے دریغ کاٹنے کارخانوں اور موٹر گاڑیوں کے دھویں، ایٹمی تباہ کاری وغیرہ سے بھی ماحول بگڑتا ہے۔

سوال (۲): آبادی بڑھنے سے ماحول پر کس طرح کا اثر پڑتا ہے؟

جواب (۳): آبادی بڑھنے سے ماحول پر بُرا اثر پڑتا ہے کیونکہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے اور قدرتی وسائل پر دباؤ پڑ جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اناج اُگانے کے لئے زیادہ زمین کو زیرِ کاشت لانا پڑتا ہے۔ اس زمین کو حاصل کرنے کے لئے جنگلوں کے جنگل صاف کر دئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والی گیسوں نے بھی ہمارے قدرتی ماحول کو آلودہ کیا۔

سوال (۳): بڑے بڑے ڈیم بنانے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جواب (۳): بڑے بڑے ڈیم بنانے سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ ہزاروں ایکٹر زمین پر سے جنگلات صاف کئے جاتے ہیں۔ اس طرح ماحولیاتی آلودگی دُور کرنے والے درخت اور پیڑ پودے ختم ہو جاتے ہیں جس سے قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ دریاؤں کی ریت اور مٹی سے یہ ڈیم بھر جاتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کی گہرائی

کم ہو جاتی ہے۔ اور پانی کا ذخیرہ کم ہونے لگتا ہے اِس کے علاوہ انسانی آبادی بے گھر ہو جاتی ہے۔

سوال (۴): عام آدمی ماحول کو سُدھارنے کے لئے کیا کر سکتا ہے؟

جواب (۴): عام آدمی ماحول کو سُدھارنے کے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔ درختوں کی بے تحاشا کٹائی کو روک سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ درخت اُگا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہوا اور پانی کو آلودہ کرنے والی چیزوں کا استعمال کم کر سکتا ہے۔ وہ اُن قوانین کو لاگو کرنے میں حکومت کی مدد کر سکتا ہے جو ماحول کو سدھارنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(ب) مندرجہ ذیل اسموں کی اِسم تصغیر لکھئے:

اسم	اسم تصغیر
(۱) کتاب	کتابچہ
(۲) دیگ	دیگچہ
(۳) خوان	خوانچہ
(۴) پاگل	پگلا

(ج) پڑھئے اور لکھئے:

مندرجہ ذیل الفاظ میں شہ کا لفظ لگا کر اسمِ تکبیر بنایئے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجئے:

اسم	اسم تکبیر	جملے
رگ	شہ رگ	شیر نے کتّے کی شہ رگ کاٹ ڈالی۔

توت	شہتوت	ہمارے باغ میں ایک شہتوت کا پیڑ ہے۔
باز	شہباز	شاہباز کی اُڑان کافی اونچی ہوتی ہے۔
راہ	شاہراہ	برف باری کی وجہ سے شاہراہ بند پڑی ہے۔
کار	شاہکار	مدوجزرِ اسلام، مولانا حالؔی کی شاہکار مسدس ہے۔

اخلاق نبوی ﷺ

خلاصہ:

محسن انسانیت رحمت عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک تمام انسانوں کے لیے بے مثال نمونہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کا سب سے روشن پہلو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اور اعلی اخلاق ہیں۔آپ کے مخالف اور جانی دشمن بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریفانہ اور پاکیزہ اخلاق کے قائل تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں سختی بالکل نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی برا کلمہ منہ سے نکالتے تھے نہ کسی کو برا کہتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم اور اعلی اخلاق کے واقعات کا گلدستہ اتنا خوش نما ہے کہ جہاں سے چاہیے پھول چن لیجیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سلوک اور بے نظیر اخلاق اور رحم وکرم کے فیض سے وہ بھی محروم نہیں رہے جنہوں نے زندگی بھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتقلیف پہنچاء اور طرح طرح سے ستایا۔غرض یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پہلو سے اعلیٰ اور عظیم اخلاق کے مالک تھے۔

(الف) **سوالات کے جوابات لکھیے :۔**

سوال(۱): **حضرت محمد ﷺ کی سیرت پاک کا سب سے روشن پہلو کیا ہے؟**

جواب(۱): حضرت محمد ﷺ کی سیرت پاک کا سب سے روشن پہلو آپ ﷺ کے بلند اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔

سوال (۲): **آپ ﷺ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت کیوں کی؟**

جواب (۲): مکہ معظّمہ کے لوگوں کے شر اور ظلم کی وجہ سے آپ ﷺ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت کی۔

سوال (۳): **حضرت محمد ﷺ کے عظیم اور اعلیٰ اخلاق کے دو واقعات بیان کیجئے؟**

جواب (۳): حضرت محمد ﷺ کے عظیم اور اعلیٰ اخلاق کے دو واقعات یوں ہیں:

(۱) ایک مرتبہ ایک منافق نے قتل کرنے کے ارادے سے آپ ﷺ پر حملہ کیا لیکن وہ کامیاب نہیں ہوسکا اور حضور ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا۔

(۲) ایک یہودی کی بیوی نے آپ ﷺ کو اپنے یہاں دعوت پر بلایا اور زہر ملایا ہوا گوشت کھلا دیا۔ اس عورت نے اپنے جُرم کا اقرار بھی کر دیا، مگر آپ ﷺ نے اُسے بھی معاف فرما دیا۔

سوال (۴): **حضرت محمد ﷺ کے اخلاق کا آپ ﷺ کے مخالفوں اور جانی دشمنوں پر کیا اثر ہوا؟**

جواب (۴): حضرت محمد ﷺ کے اخلاق آپ ﷺ کے مخالفوں اور جانی دشمنوں پر اس قدر اچھا اثر کر گئے کہ وہ سب آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔

سوال (۵): **فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جنہوں نے آپ ﷺ پر بہت ظلم کئے تھے؟**

جواب (۵): فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے اُن لوگوں کو معاف فرما دیا اور کوئی بدلہ نہ لیا جنہوں نے آپ ﷺ پر بہت ظلم کئے تھے۔

سوال (۶): **آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والی بُڑھیا آپ ﷺ پر کیوں کر ایمان لے آئی ؟**

جواب (۶): آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والی بُڑھیا آپ ﷺ پر اسلئے ایمان لے آئی کیونکہ ایک روز جب کوڑا کرکٹ پھینکنے والی بڑھیا کیمعمول میں فرق آیا تو حضو ﷺ بڑھیا کے گھر گئے اور بڑھیا کو بیمار دیکھ کر اُس کی بیمار پُرسی کی۔ بڑھیا پر اس برتاؤ کا ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً آپ ﷺ پر ایمان لے آئی۔

(ب) **جمع کے واحد اور واحد کے جمع بنائیے:**

(۱)	مخالف	مخالفین	(۸)	صدقات	صدقہ
(۲)	کلمہ	کلمات	(۹)	گزارشات	گزارش
(۳)	معاملہ	معاملات	(۱۰)	عزائم	عزم
(۴)	وقت	اوقات	(۱۱)	نوادر	نادر
(۵)	طرف	اطراف	(۱۲)	جوانب	جانب
(۶)	موقع	مواقع	(۱۳)	تصانیف	تصنیف
(۷)	تکلیف	تکالیف	(۱۴)	کتب	کتاب

(ج) **اس مضمون میں محسنِ انسانیت، پیکرِ اخلاق، حُسن سلوک اور ایفائے عہد جیسے الفاظ آئے ہیں، جو دو دو لفظوں سے بنے ہیں۔ لفظوں کے اس طرح کے جوڑ کو ترکیب کہتے ہیں۔ آپ اس طرح کی پانچ ترکیبیں اپنی نوٹ بک پر لکھئے:**

جواب: (۱) رحمتِ عالم (۲) سیرتِ پاک (۳) عالمِ انسانیت
(۴) آبِ حیات (۵) ذاتِ اطہر

گرامر

(الف) **اسم ذات کی چھ اقسام میں سے دو کی تعریف اور مثالیں:۔**

(اسم تصغیر، اسم مکبر، اسم آلہ، اسم جمع، اسم صوت، اسم ظرف)

(۱) **اسم تصغیر:** وہ اسم ہے جس کے معنوں میں چھوٹا پن پایا جائے جیسے: ڈبیا، صندوقچہ، تھالی وغیرہ۔

(۲) **اسم مکبر:** وہ اسم ہے جس کے معنوں میں کسی قسم کی بڑائی پائی جائے۔ جیسے: پگڑ، چھتر، تبنگڑ وغیرہ۔

اسم	اسم تصغیر	اسم	اسم مکبر
پہاڑ	پہاڑی	پگڑی	پگڑ
ڈبہ	ڈبیا	چھتری	چھتر
سانپ	سپولیا	بات	تبنگڑ
مکھ	مکھڑا	گھڑی	گھڑ
تھال	تھالی	لاٹھی	لٹھ
باغ	باغیچہ	توت	شہتوت
دیگ	دیگچہ	ٹوپی	ٹوپ
مشک	مشکیزہ	تیر	شہتیر
ڈھول	ڈھولک	کار	شاہکار
بیل	بچھڑا	راہ	شاہراہ

(ب) محاورات کے معنیٰ لکھیے اور اُن کو جملوں میں استعمال کیجیے:۔

	محاورات	معنیٰ	جملے
(۱)	خمیازہ اُٹھانز	بُرے کام کا نتیجہ پانا	ہر ایک کو اپنی لغزش کا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے۔
(۲)	بھاڑ جھونکنا	وقت ضائع کرنا	بھاڑ جھونکنے سے بہتر ہے اپنا کام کریں۔
(۳)	پتھر کی لکیر	پختہ بات	جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے پتھر کی لکیر ہے۔
(۴)	بال بیکا نہ ہونا	نقصان نہ ہونا	جس کا محافظ اللہ ہو اُس کا بال بیکا کبھی نہیں ہو سکتا۔
(۵)	پٹی پڑھانا	غلط مشورہ دینا	لوگوں کو پٹی پڑھانے سے بہتر ہے ان کو صحیح رستہ دکھایا جائے۔

(ج) والد صاحب کے نام خط جسمیں اُن سے کتابوں اور وردی کے لئے روپے بھیجنے کی مانگ ہو:

ہمہامہ بڈگام

۱۵ دسمبر ۲۰۲۲ء

پیارے ابّا جان!

السلامُ علیکم!

اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔ آپ کو یہ جان کر مسّرت ہوگی کہ میں نے جماعت ششم کا امتحان اوّل پوزیشن سے پاس کرلیا ہے۔ اب مجھے ساتویں جماعت کے لئے نئی کتابیں اور وردی لانی ہے۔ جس کے لئے مجھے پیسوں کی فوری ضرورت

ہے۔ اسلئے میرے پتے پر جلدی سے تین ہزار روپے منی آرڈر کریں تا کہ میں
خریداری کر کے بآسانی اپنی پڑھائی شروع کرسکوں۔

والسلام

آپ کی فرمانبردار بیٹی

عائشہ